شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب
مہتمم، جامعہ دارالعلوم حقانیہ

میرے شفیق بھائی برادر بزرگ ایک جامع الصفات شخصیت

زندہ گانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر

والدی الکریم شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے علوم و معارف کے ترجمان، انکے مشن کے علمبردار، انکے مسند علم کے جانشین اور اہداف کے امین، حقانی خاندان کے شفیق سرپرست میرے برادر بزرگ میرے محبوب (چن لالا) بھی بالآخر مجھے بھی تنہا چھوڑ کر تنہا خلعت خونِ شہادت کا جنتی لباس پہن کر بارگاہ رب میں پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ تمام ذمہ داریاں میرے ناتواں کاندھوں پر آپڑی ہیں، یہ سارا کام اللہ ہی کا ہے اسی کی ذات پر بھروسہ ہے۔

چمنستان علم و فضل گلستان قرآن و سنت کا سدا بہار گل سرسبز مرجھا گیا اور گلشن دین کا چہکتا ہوا عندلیب ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگیا، دارالعلوم حقانیہ کے دارلحدیث کے درو دیوار اُن کی صدائیں قال اللہ اور قال الرسول کیلئے ترستے رہ گئے، یعنی شہید ملت قائد جمعیت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق نوراللہ مرقدہ کو ۲؍نومبر کو سفاک قاتلوں نے بڑی بیدردی کے ساتھ شہید کردیا گیا۔ میرے والدمکرم کے حین حیات جامعہ حقانیہ کے طلباء دورہ حدیث کی تعداد ۱۵۰ تھی، برادر بزرگوار کی مساعی جمیلہ کے صدقے ان کے حین حیات شرکائے دورہ حدیث کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی تھی، انکے حین حیات میں درس و تدریس اور انتظامی امور انجام دیتا رہا، وسائل، مسائل اور تمام تر پیش آمدہ حوادث و حالات کا وہ سامنا کرلیا کرتے تھے۔

برادرم مکرم علم و حکمت کے لحاظ سے اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ان کے علوم و تصانیف و خطبات سے علوم و معارف، جواہر و حکم کے چشمے پھوٹتے تھے۔ وہ اپنی جامع الصفات اکابر و اسلاف کے کمالات و محاسن نجابت و سعادت، شرافت و وجاہت، فضل و کمال، فکر و اصابت، تواضع و متانت کا ایک پیکر جمیل اور اسلاف کی اعلیٰ روایات کا ایک مرقع اور ظاہری لطافت و نظافت اور حسن و پاکیزگی کا ایک مجسمہ تھے، ان کا ماتم ان سب صفات کا ماتم ہے، پوری قوم اور پوری ملت اسلامیہ کا ماتم ہے، دنیائے علم و فضل کا ماتم ہے، درسگاہوں، جامعات اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے لئے ایک عظیم ماتم ہے کہ دارالعلوم حقانیہ ان کی برکات اور خدمات سے محروم ہوگیا ہے۔ لیکن انہوں نے موت ایسی پائی کہ جوان کی تمنا اور خواہش تھی اور وہ شہادت کے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز ہوئے ......

الوداع اے میر کارواں الوداع   تیری تربت پر ہزاروں رحمتیں